ضروریات دین کے سمجھنا چاہیے اگر خوبی تقدیر سے کسیکو زیارت باسعادت حضور پرنور نصیب ہوجاے تو اپنے ذہن مین صورت مبارک کے حلیہ سے مطابقت کرکے پہچان سکتا ہی اور بصورت نہ ذہن نشین ہونے حلیۂ مبارک کے یہ امر متیقن نہین کہ دیدار فائض الانوار سے مشرف ہوا ہے حدیث شریف مین وارد ہی من رانی فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی یعنی جسنے مجھکو خواب مین دیکھا اوسنے مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میرا شکل نہین ہوسکتا ظاہر ہی کہ شیطان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہمصورت ہوکر خواب مین نہین آسکتا لیکن یہ ممکن ہے کہ کسی دوسری صورت مین نظر آوے اور خواب دیکھنے والے کے جی مین وسوسہ ڈالے کہ مین زیارت باسعادت سے بہرہ اندوز ہوا شیطان ملعون رگہای اجسام بنی آدم مین خون کی طرح دوڑتا پھرتا ہے اس لحاظ سے مینے اللہ کے فضل پر بھروسہ کرکے احتسابًا وابتغاءً لوجہ اللہ رسالہ موصوفہ کا نظم کرنا شروع کردیا اور اس امر کا التزام رکھا کہ حتی الوسع تکلفات شاعرانہ ومبالغۂ منہی عنہ سے اشعار پاک وصاف ہون صرف مضامین ماثورہ ومطالب مرویہ پر اکتفا کیجاوے الحمد للہ والمنۃ میرے خیال مین ان سب رعایتون کے ساتھ اوسکا سرانجام مجھسے ہوگیا بعد نظم رسالہ مینے چاہا کہ مؤلفین صحاح ستہ کے شمائل بھی اصل رسالے پر اضافہ کرکے نظم کرون ہرچند کتب سیر وتراجم محدثین وغیرہا مین جستجو کی گئی کسی جگہہ ان بزرگوارون کے حلیے میسر نہ آے ناچار صرف بعض حلیۂ امام الائمہ محمد بن اسمعیل بخاری رضی اللہ عنہ وشیخ الاسلام ابن حجر

بستان المحدثین اور تاج الکلل و اتحاف سے اخذ کر کے اصل رسالے پر اضافہ کیا گیا اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے برکات شمائل سرور کائنات علیہ السلام والصلوۃ سے خصوصًا اور حسنات علیہ اہل بیت اطہار و اصحاب کبار و مجتہدین ابرار و محدثین اخیار سے عمومًا دارین مین بہرہ مندی و ارجمندی مقدور فرماوے وما ذلک علی اللہ بعزیز جس روز اس رسالے کا نظم کرنا شروع کیا اوسی روز یا دوسرے روز قریب وقت نماز فجر محرر سطور نے خواب مین اپنے گلے مین سونے کا بہت چمکتا ہوا ہار پڑا دیکھا اس خواب کو بشارت حسن قبول نظم علیہ سمجھکر مینے یہ تعبیر دی کہ یہ حلیۂ مذہب بطفیل حلیۂ مزین محبوب رب العالمین مجھہ ناچیز کو عطا ہوا اس خواب کو بعض علماء صالحین پر بھی مینے عرض کیا اونھون نے بھی یہی تعبیر دی فالحمد للہ حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیہ کما یحب ربنا و یرضی مخفی نرہے کہ مطالب رسالۂ بلوغ العلی کتاب صحیح بخاری و صحیح مسلم و شمائل ترمذی و طبقات واقدی و مواہب لدنیہ و سبل الہدی و خصائص کبری و منتخب جمع الجوامع و تحفۃ الحافل و شفای قاضی عیاض و احیاء العلوم و نہایۂ ابن کثیر و صراط سوی و فصل الخطاب و سیرت ابن ہشام و ریاض نضرہ سی ماخوذ و مترجم ہین مؤلف نامدار دام اقبالہ نے نہایت خوبی کے ساتھہ منتخب کر کے اونکو جمع فرمایا ہے یہ منظوم گویا اوسی باغ کے پھولون کا گلدستہ ہی ناظرین سی توقع ہے کہ اس کتاب کو مطالعہ کر کے مؤلف موصوف اور ناظم ہیچمیرز کو دعای عافیت و حسن عاقبت سی یاد کرینگے اور میری خطا و نسیان سے غض بصر و غض نظر فرماینگے کہ

الانسان یساوق الخطاء والنسیان واللہ تعالی عند لسان کل انسان والجنان

حلیۂ مبارکہ سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل التحیات والصلوات

تجھی کو حمد شایان ہے خدایا
کہ حضرت سا نبی تونے بنایا

دیا تونے جمال خوب اونکو
عطا کی صورت محبوب اونکو

بنائی کچھہ عجب صورت عجب شان
تری کاریگری کے جاؤن قربان

جب اونکے یاد آتے ہین شمائل
غزل پڑہتا ہے یہ روکر مرا دل

غزل

رہی حسرت کہ حضرت کو نہ دیکھا
شفیق حال امت کو نہ دیکھا

نہ دیکھا ہمنے کچھہ دنیا مین آکر
جو اوس عقبی کی دولت کو نہ دیکھا

غضب ہے ای مسلمانو غضب ہے
نہ دیکھا ابر رحمت کو نہ دیکھا

نظر کیا آے صورت زندگی کی
جب ایسے خوبصورت کو نہ دیکھا

قیامت ہے قیامت ہی قیامت
کہ ایسے سرو قامت کو نہ دیکھا

یہ اپنی شوربختی کا اثر ہے
جو اوس کان ملاحت کو نہ دیکھا

یہ سب دیکھا نہ دیکھا ہی اکارت
جو اوس عین عنایت کو نہ دیکھا

جمیل اس غم مین روکر جان دیجیے
کہ ان آنکھون سے حضرت کو نہ دیکھا

سنو اے مومنو جائے ادب ہے | بیانِ حلیۂ شاہِ عرب ہے
سراپائے پیمبر کی ہے تحریر | رکھو دل کے مرقع میں یہ تصویر
کہوں کیا شاہِ دین کیسے تھے کیا تھے | سراپا نور تھے شانِ خدا تھے
یہی ہے وصفِ جمالِ پاک مجمل | کہ سارے خلق میں تھے آپ اجمل
قریب و دور سے حسنِ پیمبر | نظر آتا تھا خوبی میں برابر
معظم تھے دلوں میں اور نظر میں | مکرم علوی و جن و بشر میں
خموشی میں وقار اونکا سوا تھا | سخنگوئی میں خوبی تھی مزا تھا
جو پہلی بار اونکو دیکھتا تھا | وہ ہو جاتا تھا اک ہیبت زدہ سا
جو کرتا میل جول آکر نبی سے | وہ رکھتا آپکو محبوب جی سے
درخشندہ تھا رنگِ روئے سرور | نہ ابیض تھا نہ گندم گون اسمر
سپیدی میں تھی سرخی آشکارا | رواں عارض پہ گویا آبِ زر تھا
کھڑے ہوتے جو سورج کے مقابل | نکلتا ضو میں وہ ناقص یہ کامل
کوئی حضرت کا ہمپایہ نہ پایا | بہت ڈھونڈھا کہیں سایہ نہ پایا
سرِ والا کلاں تھا اور مدور | سیہ تھے موے سر جوں مشک اذفر
فروہشتہ تھے بال اونکے نہ مرغول | ولیکن معتدل بر وجہ معقول
سنوارنے سے نظر آتے تھے ایسے | لکیریں ریگ میں ظاہر ہوں جیسے
بٹے جاتے اگر دو حصہ ہو بال | تو ہو جاتے اسی صورت سے فی الحال

مگر رہتے تھے وہ تا نرمۂ گوش | کبھی بڑھ کر پہونچ جاتے تھے تا دوش
جو ہوتے چار گیسو موئی اطہر | نکلتے پیچ مین سے کان باہر
کہ اک اک کان کے دونون طرف سے | نکل کر دو دو گیسو رخ پہ آتے
جو کانون پر وہ اونکو ڈالتے تھے | نمایان رہتے تھے گردن کے صفحے
پٹھے تھے پہلے موئی شاہ ابرار | نکالی مانگ اونمین آخر کار
سپیدی چند بالونمین تھی روشن | مگر اوسکو چھپا دیتا تہا روغن
کشادہ تھی جبین سرور دین | چمک مین رشک مہر و ماہ و پروین
وہ ابرو آبروے حسن دلجو | نہ تھی پیوستگی جن مین سر مو
دل آزا دونون ابروئی مقدس | دراز و خوب و باریک و مقوس
میان ہر دو ابرو ایک رگ تھی | بوقت خشم جو اکثر اوبھرتی
وہ کامل گوش کان دلربائی | فزا تھی اونپہ جی سے خوشنمائی
بڑی آنکھین نہایت دلنشین تھین | وہ بے سرمے کے گویا سرمگین تھین
سیاہی مردمک کی چشم بد دور | سپیدی حدقہ کی نور علیٰ نور
رنگین سرخ اوس سپیدی مین نمایان | دل شیدا کے خون ہونیکا سامان
جگر مین چٹکیان لینے لگا دل | غزلخوانی کی جانب لیچلا دل

غزل

ترستی ہین زمانے بھر کی آنکھین — کہ دیکھین میرے پیغمبر کی آنکھین

ازل سے ہین الٰہی شائقِ دید — جمالِ چہرۂ انور کی آنکھین

یہ دیکھو روتے روتے آگئین ہین — تمہارے عاشقِ مضطر کی آنکھین

اوٹھائین کب تلک اشکون کے صدمے — نہین ہین کچھ مری پتھر کی آنکھین

جمیل آنکھون کی ٹھنڈک ہو اسی مین — کہ دیکھین شافعِ محشر کی آنکھین

وہ پلکون کی درازی اور کثرت — عجب تھی خوشنما و خوبصورت

سیاہ مژگان مین اک برگشتگی تھی — انوکھی طرز رنگینیت نئی تھی

مژہ اندر مژہ سے چشم پرنور — گمان ہوتا کہ ہو جائے نہ مستور

سرِ بینی عجب باریک و زیبا — بلند اک نور او سپر جلوہ آرا

جو کوئی بے تامل دیکھتا تھا — گمان کرتا تھا وہ بینی کو اونچا

بلند ایسی بہت بینی نہ تھی وہ — فقط تھی نور کی جلوہ گری وہ

کہون کیا کیسے تھے حضرت کے رخسار — بہت نرم اور نہایت صاف ہموار

کشادہ دونون عارض اور درخشان — دل و جانِ جہان کے تھے دل و جان

ہوا کچھ دل مین پیدا ولولہ پھر — غزل پڑھنے کا موقع آگیا پھر

غزل

لبھاتے دل کو ہین رخسار دونون — غرض مطلب کے ہین ہشیار دونون

مرے نادیدہ آنکھون کی دعا ہے
ہم ان دونون سی ہون دوچار دونون

جمالِ رخ کی ہین آنکھین طلبگار
ہین خواہانِ دوا بیمار دونون

کہو آنکھون سے یاد آئے وہ گیسو
بس اب اشکون کا باندھین تار دونون

دکھائین تو وہ عارض جان و دل یان
فدا ہونے کو ہین تیار دونون

کفِ پائے پیمبر ہو کہ خورشید
غرض ہین مطلعِ انوار دونون

جمیل احمد کو دیکھون اور فدا ہون
یہ نکلین حسرتین اکبار دونون

لبون مین احسنِ خلقِ خدا تھے
نتھے لب آپکے دار الشفا تھے

جو ہوتے بند وہ لبہای اشرف
تو لوگون مین نظر آتے تھے الطف

کشادہ تھا دہانِ پاک حضرت
بہت پاکیزہ بو اور خوبصورت

لکھون تعریف کیا آبِ دہن کی
کہ خوشبو جسمین تھی مشکِ ختن کی

درخشان گرچہ تھے دانت اونکے سارے
پر اگلے چار تھے روشن ستارے

چمک اون دانتون مین تھی بی نہایت
نمایان ہوتی تھی اولون کی صورت

کشادہ تھے دوتا دندانِ پیشین
میانہ چار دندانِ شہِ دین

گمان ہوتا تھا یہ ہنگام گفتار
کہ باہر آتے ہین چھن چھن کے انوار

ہنسی آتی کبھی تو برق و لمعان
در و دیوار پر ہوتی نمایان

نہ آواز اونکی ہلکی تھی نہ بھاری
بس ایسی تھی لگے جو دلکو پیاری

بلند آواز تھی خوش گفتگو تھی
خجستہ طلعت و پاکیزہ رو تھی

پہونچتی تھی صدا اونکی وہان تک | نہ اور ونکی صدا پہونچے جہانتک

فصاحت آپ کی ضرب المثل تھی | پسند اہلِ ادیان و ملل تھے

کھلی تقریر تھی واضح بیان تھا | تکلف کو وہان مدخل کہان تھا

نہایت خوبصورت تھی محاسن (ریش ۱۲) | بیان کیا ہو سکین اوسکے محاسن

پر انبوہ ایسی تھی ریش پر انوار | کہ جس سے بھر گئے تھے دونون رخسار

سیہ تھی خوب ہی داڑھی کی رنگت | بہت ہی خوشنما پائی تھی شُبلت

لب زیرین کے نیچے موئی انور | درخشانی مین تھے رخشندہ گوہر

وہ بال اوس ریش کو چاہئے مقرر | لکہا ہے پڑتے تھے داڑہی کے اوپر

جو کوئی دیکھتا تھا اونکا ارسال | سمجھتا تھا کہ یہ داڑہی کے ہین بال

میانِ ہردو گوش و فرقِ عالی | سپیدی تھوڑے بالونمین عیان تھی

سپیدی عنفقہ مین تھی جو پیدا | بغایت جانفزا تھی اور دل آرا

فقط ابیض تھے موئے پاکِ احمد | قریب پشت و باقی جملہ اسود

وہ ابیض ہو کہ پرنور و ضیا تھے | بہ نسبت سر کے داڑہی مین سوا تھے

درخشان تھا رخِ پرنور ایسا | کہ گویا چودہوین شب کا قمر تھا

چمکتا منہ خوشی مین آئینہ وار | نظر جسمین آتا عکس دیوار

گمان ہوتا تھا جسپر گہ دید | ہے گویا سیر کرتا اسمین خورشید

جب انوار صباحت ہوتی روشن | نظر آتے اندہیری شب مین سوزن

بہت گول اونکا چہرہ تھا نہ لنبا
مگر تدویر تھی کچھ اوسمین پیدا

اوٹھا پھر دل مین جوشِ نغمہ خوانی
سناتا ہون غزل بیمثیل و ثانی

غزل

عجب تھی آپ کی محبوب صورت
کہان ہوتے ہین ایسے خوبصورت

عزیز اونکو رکھین یوسف سی بڑھکر
جو دیکھین آپ کی یعقوب صورت

رہین گے کیا اسی صورت سی صابر
نبی کی دیکھکر ایوب صورت

سوا صورت سے محبوب اونکی سیرت
ہی سیرت سے سوا مرغوب صورت

اونھین کی راتدن دیکھا کرون شکل
نہین ہے دوسری مطلوب صورت

ترستا ہون الٰہی دیکھنے کو
وہ خوش انداز و خوش اسلوب صورت

جمیل احمد کی الفت مین بنا ہے
عجب دیوانہ وش مجذوب صورت

مُزَیّب گردن سردار کونین
درازی اور کوتاہی کے مابین

وہ ہاتھی دانت کی گردن تھی گویا
بسانِ سیم خالص تھی مصفا

سمجھتے دیکھنے والے بقدر
روان ہے آب زر شاید کہ اسپر

بہت تھی بیچ مین شانون کے دوری
بزرگی شانہ و بازو مین پوری

عظامِ شانہ و پشت و مفاصل
تناسب سے بزرگی سب کو حاصل

بڑائی تھی نہ تنہا ہڈیون مین
تھی چوڑائی بھی پیدا ہڈیون مین

لکھون مین حال کیا اونکی بغل کا
نماز اونکو جو پڑھتے دیکھتا تھا

کہ سمتِ پشتِ اقدس سے بغل کی
عرق تھا مشکو ایسا بغل کا

میانِ ہر دو کتفِ پاکِ حضرت
ہوا ثابت کہ تھی وہ مہر ساطع

وہ خاتم جو سند تھی سروری کی
کچھ اوسپر خال تھے صورت مسے کے

نہ مطلق بدنما تھی اوسکی ہیئت
حوالی مین تھے بال اوسکے نمودار

بیان کرتے ہین جابر اپنی حالت
نوالے کی طرح رکھ لی دہن مین

کشادہ خوب پشتِ احمدی تھی
بخوبی آپ کا سینہ تھا چوڑا

نہ عیب اونکو لگاتی ناتوانی
کشادہ تھی میانِ سرورِ دین

میانِ سینۂ پر نور تا ناف

صفا مین آینہ سی تھی دوبالا
کھلے ہاتھ اونکے اتنے دیکھتا تھا

نظر آتی تھی سرخی و سپیدی
دماغِ جان معطر جس سے ہوتا

نمایان جلوۂ مہرِ نبوت
قریب اعلای کتفِ چپ کے واقع

بشکلِ بیضۂ کبکِ دری تھی ۱؎
ذرا کم یا برابر تھے سے چنے کے

مشابہ تھی جسد کے ساتھ رنگت
خدا ہی جانتا ہے اوسکے اسرار

کہ مینے ایک دن مہرِ نبوت
لگی بو مشک کی آنے بدن مین

مصفا تھی کہ چاندی مین ڈہلی تھی
برابر صاف سینے کے شکم تھا

نہ اونکے بطنِ اقدس کی کلانی
تھے چوڑے چکلے سب اعضا زیرین

کھنچا بالون سے تھا اک خطِ باریک

۱؎ [illegible]

شکم اور ہر دو تا پستان حالی | سوا اوس خط کے تھی بالون سے خالی

دو دوست و شانۂ و صدر مبارک | روئین سے تھے نظر افروز بیشک

پڑی تھین پیٹ پر اونکے شکین تین | ہوئی اسطرح ثابت اونکی تعیین

کہ اک تہ بند مین رہتی تھی مخفے | نمایان دو شکین رہتی تھین اونکی

ظہور اک بٹ کا ہی بعضون نے لکھا | خفا ثابت کیا ہے ما بقے کا

غرض تینون شکین تھین نرم و خوشتر | کتاب سادہ سے شفاف تر بکر

سطبری ساعد و بازو مین پیدا | درازی دونون پہونچون مین ہویدا

کلائی تھی دراز اور ہاتھ چوڑا | ہتیلی تھی فراخ و نرم و زیبا

نہایت نرم و پر گوشت اونگلیان تھین | درازی اونگلیون مین تھی روان تھین

نظر کرتا جو اونپر بے محابا | وہ چاندی کی اونھین شاخین سمجھتا

کہا جابر رض نے اکدن پیار کے ساتھ | مرے عارض پہ پھیر آپ نے ہاتھ

تو خوشبو ہاتھ کی اور اوسکی ٹھنڈک | ہوئی منہ پر موثر میرے یانتک

کہ مین سمجھا کسی نے ہاتھ اونکا | نکالا طبلہ عطار سے تھا

وہ اونکی پنڈلیان تھین نرم و باریک | جو خرمے کا کہون گابھا تو ہی ٹھیک

قدم پر گوشت اچھے لنبے چوڑے | سنے ایسے کسی نے اور نہ دیکھے

جو پھیلاتے وہ اپنا پانون یا بان | سیاہی اوسمین ہو جاتی نمایان

زبس جلد بدن مین نازکی تھی | یہ حالت اجتماع خون سے ہوتی

درازا اونکے قدم کی انگلیان تھین — عجب پر گوشت تھین طرفہ روآن تھین
زمین سے پانون کے تلوے تھے اونچے — گزر جاتا تھا آب اونکے تلے سے
درازی پاشنہ مین تھی ہویدا — کمی تھی گوشت مین فی الجملہ پیدا
جو ہمسایہ انگوٹھے کی تھی انگلی — انگوٹھے کی بہ نسبت کچھ بڑی تھی
بخوبی معتدل اندام سارا — مناسب تھے بدن کے سارے اعضا
نہ تھے لنبے بہت خیر الوری کچھ — میانہ قامتی سے تھے سوا کچھ
مگر جب قوم کے ہمراہ ہوتے — نظر آتے تھے سب سے آپ اونچے
لکھا ہے دو طویل القامت انسان — کھڑے ہوتے جو گرد شاہ ذیشان
تو رہتے آپ اون دونون سے اونچے — الگ ہو کر میانہ قد ٹھہرتے
اگر بیٹھے ہوئے ہوتے پیمبر — تو رہتے اونکے شانے سب سے برتر
غرض سب حالتون مین شاہ والا — کیے جاتے تصور سب سے اعلی
بدن کچھ آخر سن مین نبی کا — ہوا ثابت کہ فربہ ہو گیا تھا
بہم پیوستہ تھا سب جسم کا گوشت — ذرا ڈھیلا نہ تھا اکلا سا تھا گوشت
لکھون کیا حال اون پیارے بدن کا — برابر گوشت تھا سارے بدن کا
صفا مین تھے وہ آئینے کے ہمسر — سپیدی مین شبیہ ماہ انور
تن والا کی زیبائی نہ پوچھو — قد بالا کی رعنائی نہ پوچھو
دل شیدا کو یاد آئی وہ قامت — قیامت ہو گئی برپا قیامت

نہ روکے سے دل مضطر رکے گا | کوئی تازہ غزل سنکر رکے گا

غزل

ملا تھا آپ کو کیا خوشنما قد | نظر آتا تھا سانچے مین ڈھلا قد

زبانِ حال سے کہتا ہے طوبیٰ | یہ کیا دلچسپ ہی صلّ علیٰ قد

شبِ اسریٰ کیا ثابت نبی نے | کہ سدرہ سے رہا بالا مرا قد

جو خوبی چاہیے تھی اونمین موجود | رسیلی آنکھہ پیارا منہ بھلا قد

لیا سایے مین اپنے اک جہان کو | تماشا ہے کہ خود بیسایہ تھا قد

زمین مین قدِ آدم سرو گڑ جاے | گھٹے اتنا جو دیکھے آپ کا قد

جمیل اب دل سے ہو جیوں دستِ دراز | کہ یاد آیا نبی کا دلربا قد

نزاکت جلد مین رخ کی عیان تھی | لطیف و باطراوت بیگمان تھی

پسینا اونکو آتا تھا جو اکثر | چمکتا تھا وہ رخ پر مثل گوہر

بدن تھا مشک سی خوشبو مین الطف | کفِ عطار گویا اونکے تھے کف

جو آکر ہاتھہ حضرت سے ملاتا | تو خوشبو ہاتھہ کی دن بھر وہ پاتا

جو ہاتھہ اپنا کسی بچے کے سر پر | زراہِ لطف رکھدیتے پیمبر

تو سب بچون مین خوشبو کے سبب سے | سب اوس بچے کو تھے پہچان لیتے

شبِ معراج سے خوشبو بدن کی | زیادہ پائی خوشبو سی دولھن کی

گزر جس راہ سے ہوتا نبی کا / تو پیچھے آنے والا جان لیتا
کہ اس رستے سے گزرے ہین پیمبر / وگرنہ راہ کیون ہوتی معطر
وہ جتنے راستون سے تھے گذرتے / پسینے سے معطر سب کو کرتے
کسی مداح نے اچھا لکھا ہے / بیان واقعی پورا لکھا ہے
کہ بعد اونکے کسی کو اور اول / نہ دیکھا اون سے احسن اور اجمل
نبی کے وصف مین دلچسپ اشعار / لکھے حسان نے تحسین کے سزاوار
بعینہ ترجمہ اون کا سنا کر / رکھون منت سخن فہمون کے سر پر
نہ دیکھی آنکھ نے خوب ایسی صورت / جنی نہ بچہ ایسا کوئی عورت
بری ہر عیب سے پیدا ہوئے تم / تو گویا اپنی چاہت کے بنے تم
جمیل اب ہو چکا ختم شمائل / غزل لکھنے کی جانب دل ہے مائل

غزل

بنین یوسف زلیخائی محمد / جو دیکھین روی زیبائی محمد
طلب کسکو شفاعت کی نہین ہے / تمنا ہے کسکو پروائی محمد
وہ ایسی کون سی طوبی مین ہے شاخ / جو ٹھیری عکس بالائی محمد
لپٹ کر خوب لون جی بھر کے بوسے / جو پاؤن مین کف پائی محمد
تسلی دل کو دیتا ہون یہ کہکر / مجھے نیند آئی اور آئی محمد

حبیب اپنا کہا کسکو خدا نے — ہوا ہے کون ہمتای محمد

کہین سب جاؤن جب محشر مین یارب — وہ آیا دیکھو شیدای محمد

جمیل اپنا جناب کبریا مین — ہے نذرانہ سراپای محمد

سلام اللہ کا اور اوسکی رحمت

رہے نازل نبی پر تاقیامت

شمائل ابوالبشر آدم صفی اللہ علیہ السلام

کہوں کیا حسن آدم کی حقیقت — ہی نقش اولین کلک صنعت

خدا نے ہاتھ سے جسکو بنایا — بھلا خوبی کا اوسکی پوچھنا کیا

کہا ہے انکی نسبت مصطفا نے — بنایا اپنی صورت پر خدا نے

قد اونکا ساٹھ گز لنبا ہی مروی — ہی ثابت سات گز پہنائی اوسکی

کثیر الشعر تھے اور آدم اللون — ہوا ان سے زیادہ خوبرو کون

سرین بھاری بڑی آنکھین تھین انکی — بڑی گردن سنی ایسی نہ دیکھی

قتیبہ نے کہا تھے آپ امرد — نہ تھے موی محاسن صاف تھی خد

خدا کی رحمت کامل ہو ان پر

سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل آدم ثانی نوح نجی اللہ علیہ السلام

سنو اب نوح کی شکل و شمائل — سپیدی کی طرف تھا رنگ مائل
بہت دلچسپ گھونگر والے تھے بال — بڑا سر اچھی داڑھی آنکھیں تھیں لال

خدا کی رحمت کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل ہود علیہ السلام

شمائل ہود کے فتح البیان سے — جو ثابت ہیں سنو وہ گوش جان سے
کرتے تھے آدم کے ہم صورت یہ حضرت — بہت ہی خوشنما تھی انکی صورت

خدا کی رحمت کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

حلیۂ ابو الانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

روایت کرتے ہیں یون ابن عباس — کہ فرماتے تھے اکدن سید الناس
شب اسری خلیل حق کو دیکھا — ہی نقشہ ہو بہو میرا اونکا
ہی بو ذر سے روایت دوسری یون — ہیں اشبہ اونسے اونکی آل میں یون
یہ لنشاءِ امِ ہانی تیسرا ہے — کہ وہ اشبہ ہیں مجھسے اور میں اونسے
خدا کی رحمت کامل ہو انپر — سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل لوط علیہ السلام

بیانہ تھا قدِ لوطِ پیمبر ... تھے انکے موئی سر سیدہی سراسر
لکھا ہے گندمی تھا آپ کا رنگ ... دلاویز ایک ہی تھا آپکا رنگ

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل اسمٰعیل علیہ السلام

سفیدی رنگ اسمعیل مین تھی ... نمودار اوسمین کچھہ تھوڑی سی سرخی
بڑی ناک اور قامت تھا دلاویز ... ضیا و نور سے چہرہ تھا لبریز

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل اسحٰق علیہ السلام

تھے اسحاق ایک مردِ خوبصورت ... بدن کی تھی سپید و سرخ رنگت
نہایت خوشنما چہرہ تھا انکا ... بڑی بینی سبک رخسار زیبا
خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر ... سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل یعقوب علیہ السلام

وہی یعقوب کا پورا ہے حلیہ
جو انکے باپ کا لکھا ہی حلیہ
لب لعلین پہ تھا اک خوشنما تل
لطافت اسکی جانے مبتلا دل
کہون کیا خوبرو یہ کسقدر تھے
پسر تھے انکے یوسف یہ پدر تھے

خدا کی رحمت کامل ہو انپر
سلام ابد کا نازل ہو انپر

شمائل یوسف علیہ السلام

جمال یوسف کنعان کی بابت
انس کرتے ہین مرفوعًا روایت
کہ آدھا حسن انھین اور انکی مان کو
ہوا مقسوم باقی کل جہان کو
مؤیدا سکے ہین آیات قرآن
جو انکے حسن صورت پر ہین برہان
زنان مصر نے جب انکو دیکھا
ہوئین جو حالتین اونکی کہون کیا
حواس ایسے گئے اوسوقت اونکے
چھری سے کاٹ ڈالے ہاتھ اپنے
کہا اسکو بشر کہنا خطا ہے
فرشتہ گر کہا جائے بجا ہے
کتابون مین سیر کی ہے یہ مکتوب
کہ انکا روئے انور تھا بہت خوب
سپیدی رنگ مین لیکن دل افروز
خجل ہو جسکے آگے نور مین روز

مجعّد بال آنکھون مین بڑائی
بڑائی تا بجدِ خوشنمائے
وہ پہونچے پنڈلیان تا نے دل آرا
کہ تھی جنمین سطبری آشکارا
برابر سینے کے پیٹ اونکا تھا صاف
نہایت خوشنما چھوٹی سی تھی ناف
بوقتِ خندہ و ہنگام گفتار
نمایان ہوتے تھے دانتون سے انوار

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

حلیۂ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام

کہا حضرت نے موسیٰ کو جو دیکھا
بڑا قد گندمی رنگ اونکا پایا
برابر کانون کے یا اونکے اوپر
فرو ہشتہ ہین بال اونکے مقرر
حدیثِ بیہقی مین ہے یہ آیا
کہ مینے موسیٔ عمران کو دیکھا
مجعّد بال ہین اور قد ہے لنبا
وہ مرد از دِ شنوءہ کے ہین گویا
مجھے ظاہر ہوے ہنگام بینش
کثیر الشعر اور سخت آفرینش

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل ہارون علیہ السلام

شمائل ہارون علیہ السلام

جبین ہارون کی چوڑی بال چکنے ۔ ذرا ابھرے ہوئے آنکھوں کے کونے

خدا کی رحمت کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل داؤد علیہ السلام

بہت دلچسپ تھا داؤد کا رنگ ۔ عقیق و لعل کا سرخی مین ہمرنگ
میانہ قد بڑا پیٹ آنکھ چھوٹی ۔ تھین اونکی پنڈلیان پتلی نہ موٹی

خدا کی رحمت کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل سلیمان علیہ السلام

سلیمان خوبرو تھے اور حسین تھے ۔ بڑے تھے پانون اور بھاری سرین تھے
کیے انکے خدا نے زیر فرمان ۔ ہوا و طیر و وحش و جن و انسان

خدا کی رحمت کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

حلیۂ عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام

اوسی اسری کے قصے مین ہی آیا
کہ مینے عیسیٰ مریم کو دیکھا

میانہ آفرینش رنگ گورا
نظر تیز اور مجعّد موئی زیبا

ہے لفظ بیہقی مین یہ زیادت
میانہ قد سپید و سرخ رنگت

کہا اوی سنے فرماتے تھے حضرت
ہین عروہ ابن مسعود اونکی صورت

خدا کی رحمت کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

حلیۂ امیر المومنین خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سنو اب صورت صدیق کا حال
کہ گورا رنگ تھا سب سر پہ تھے بال

خمیدہ پشت گہری آنکھون والے
بہت کم گوشت رخسارے تھے اونچے

بدن دبلا او تھا ماتھا قد اچھا
جڑون مین اونگلیون کے گوشت کم تھا

محل تہ بند کے بندھنے کا اپنے
ہمیشہ ہاتھ سے وہ تھامے رہتے

رکھتے اپنی داڑھی بے خضاب آپ
حنا و کتم کا کرتے خضاب آپ

چمک داڑھی مین وہ عرفج کی صورت
کہ تھی چہرے کی جس سے زیب و زینت

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

[illegible]

حلیۂ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

امیر المومنین حضرت عمرؓ کا
کتابون مین لکھا ہے یہ سراپا

سپیدی رنگ مین انکے سوا تھی
عیان سرخی سپیدی مین ذرا تھی

زیادہ تیل کے کھانے سے انکا
بالآخر ہوگیا تھا رنگ کالا

تھی اصلع سوئی سر جاتی رہی تھی
بہت سرخ آنکھین تھا رخ ہلکی پھلکی

گھنی تھی ریش والا اور مدوّر
بھری مونچھین کنارے اونکے احمر

لکھا ہے خشمگین ہوتے جو حضرت
تو مُنہ مین داب لیتے اپنی سُبلت

جب آتا غیظ تو پھنکارتے تھے
بہت سبلت کو اپنی تاب دیتے

لگاتے تھے حنا بالون مین سر کے
مگر داڑھی کو اپنی زرد رکھتے

قدم دونون کشادہ فربہ اندام
لیا کرتے تھے دونون ہاتھ سے کام

نمایان ران پر اک تل تھا کالا
بڑا سارے قدون سے قد بالا

برہنہ پا کبھی گر آپ چلتے
تو ہوتے سب پہ ظاہر اتنے اونچے

کہ گویا جانور پر ہین سوار آپ
فدا ہون اونکے قد پر میرے مان باپ

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

حلیۂ امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ

یہ ذو النورین کا لکھا ہی حلیہ
بدن ہلکا سا تھا نازک سا چہرہ

رخ پرنور پر چیچک کے تھے داغ
وہ تھا پر داغ رخ یا حسن کا باغ

حسین تھے دیکھکر حسن آپکا دنگ
بہت تھے بال سر پر گندمی رنگ

تھے اصلع اور سر کے بال اونکے
لووٗن سے کان کے رہتی تھے نیچے

درازی ناک مین تھی اور بلندی
سر سینی مین باریکی عیان تھی

کہارا وی سنے تھے وہ باندہی رہتے
طلائی تار سے دانتون کو اپنے

بڑی داڑھی تھی لیکن خوبصورت
سپید و صاف تھی داڑہی کی رنگت

سب اونکے استخوانہای دوگانہ
بزرگی مین بسان کتف و شانہ

میان ہر دو شانہ فصل تھا خوب
توسط قامت والا کا مرغوب

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

حلیہ امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ

سنو حلیہ جناب مرتضے کا
حبیب مصطفی شیر خدا کا

جمال و حسن و خوشروئی مین یکسر
یہ تھے ماہ دو ہفتہ کے برابر

نظر جو دور سے چہرے پہ کرتا
وہ گندم گون سمجھتا رنگ اونکا

جو کرتا کوئی پاس آکر زیارت
تو پاتا گندمی رنگت مین حمرت

نہ تھے بیش سر پر نور کے بال — سپید اونکے تمام سر کے تھے بال
لکیرین سر پہ تھین بالون کی پیدا — ہون جیسے اونگانیو مین خط ہویدا
بغایت خوشنما تھے اونکے گیسو — عجب پیوستہ تھے آپسمین ابرو
وہ آنکھون کی سپیدی و سیاہی — مکمل حسن و خوبی سے کماہی
کہان ہوتی ہین آنکھین ایسی پیاری — بڑی تھین سرمگین تھین اور بھاری
کشادہ دانت تھے داڑہی گھنی تھی — وہ داڑہی عرض مین اتنی بڑی تھی
کہ وسط سر و دوش پاک اونکا — بخوبی اوسکے بالون سے چھپا تھا
سپیدی ریش پر ایسی نمودار — کہ گویا نور کی ہے اسپہ بوچھار
بسان سیم تھی گردن مصفا — ہر یقین اونکے تھے کاندہی اور سینا
سطبری استخوان دوش مین تھی — نشکم سے آپکے ظاہر بزرگی
دوگانہ استخوانون کے مفاصل — تھے چکلے چوڑے نظارے کے قابل
تھے انکے استخوان دوش ایسے — کہ جیسے استخوان شیر ژیان کے
بہم پیوستہ بازو اور ساعد — سطبری عضلہ بازو مین بیحد (لوتھڑا)
مگر موزون ہے باریکی جہان پر — سو باریکی نمایان تھی وہان پر
قوی تھے انکے بازو سخت تھے ہاتھ — ہتیلی موٹی لیکن نرمی کے ساتھ
وہ عضلہ ساق کا اوپر سے موٹا — ذرا پائین کے جانب کو ڈھلکا
قریب فربہی تھا جسم اطہر — میانہ قد بدن پر بال اکثر

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

صفت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

فضائل ہیں جناب فاطمہ کے — روایت ہے یہ حضرت عائشہؓ سے
کہ اونکے بات کرنے کا قرینہ — وقار و حکمت و ہدی و سکینہ
خرام خوشنما و طرز آواز — وہ سارے بیٹھنے و اٹھنے کے انداز
نبی سے تھے کچھ ایسے ملتے جلتے — نہ تھیں وہ فاطمہ گویا وہی تھے
وہ اک ٹکڑا تھیں حضرت کے بدن کا — عزیز آپ اونکو رکھتے تھے بہت سا
جب آتیں وہ کھڑے ہو جاتے حضرت — اونھیں اپنی جگہہ بٹھلاتے حضرت
یہاں تک دو اد شفقت آپ دیتے — کہ اونکو پیار کرتے بوسے لیتے

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

شمائل سید شباب اہل جنت حسن بن علی علیہما السلام

روایت ہے علی مرتضیٰ سے — کہ اشبہ تھے حسن خیر الوریٰ سے
شمائل اونکے تھے چہرے تا ناف — مشابہ سید کونین کے صاف

نہ رکھتے ریش اقدس پہ خضاب آپ	سفیدہ اوس مین لگاتے تھے خضاب آپ
دراز اونکا قد اقدس نہ کوتاہ	توسط تھا نمایان اوس مین دلخواہ
مین کہتا ہون جو حلیہ ہے نبی کا	وہی سمجھو حسن ابن علی کا

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہو اونسے وہ خدا سے

شمائل سید شباب اہل الجنت حسین بن علی علیہما السلام

ہے جزء یہی اوسی قول علی کا	حسن کے وصف مین اوپر جو گذرا
کہ تھے اشبہ رسول حق سے بیشک	حسین اسفل سے سینے کے قدم تک
کہا تھا کسی نے جب تشبیہ اونکا	شبیہ حضرت خیر الوری تھا
حسین ہوتے کہان ہین ایسے پیدا	ڈہلا سا نیچے مین تھا گویا سراپا
جبین اور دونون رخسارین تھی روشن	خضاب وسمہ سے داڑھی مزین
اندھیرے مین جو تھے وہ بیٹھ جاتے	شعاع رخ سے رستہ لوگ پاتے

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہو اونسے وہ خدا سے

حلیۂ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

زبیر ابن العوام پاک طلعت	بخوبی گندمی رکھتے تھے رنگت
بڑے تھے بال سر کے اور بکثرت	سبک تھی ریش لیکن خوبصورت
نہ وستے موئی ریش و سر مخضب	بیا حسن و شیب سی رہتے مرتب
کبود آنکھیں میانہ قد والا	بدن مائل نحافت کی طرف تھا

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

حلیہ طلحہ رضی اللہ عنہ

سپید و سرخ تھی طلحہ کی رنگت	بہت خوشرو تھے یہ اور خوبصورت
ہوا ثابت بہت تھے آپکے بال	نہ سیدھے اور نہ گھونگر والے تھے بال
نکرتے تھے مخضب ریش اپنی	بہت نازک تھی انکی بیچ بینی
فراخی سینۂ والا مین پیدا	عریض انکے تھے شانے او رپہنا
قدم چوڑے تھے تلوون مین پری تھی	میانہ قد مگر مائل بہ پستی

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

حلیہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

لکھوں اب عبد رحمٰن کا مین حلیہ	یہ خوش رو تھے مگر ہلکا تہا چہرہ
سپیدی رنگ کی مائل بسرخی	عیان بالون مین کچھ زرد سپیدی تھی
ہمیشہ رکھتے تھے وہ بال اپنے	کچھ اونچے کاندہون کانون سے نیچے
درازی آپ کی بینی مین پیدا	لطافت اور باریکی ہویدا
دو تا دندان ہیں گر گئے تھے	خضاب اصلا نہ داڑھی کو لگاتے
نمایان خوب گردن مین بزرگی	جھکی پیٹھ اور ہتھیلی اونچی ہوئی
کڑی تھی انگلیان لنگی قدم مین	درازی خوب قد محترم مین

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا ان سے وہ خدا سے

حلیہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ

سنو سعد ابن مالک کی شمائل	بزرگی کاسۂ سر کو تھی حاصل
بجعد بال رنگت گندمی تھی	بصارت آنکھون کی جاتی رہی تھی
سیہ وسمے سے کرتے بال اپنے	بدن پر تھے زیادہ بال انکے
مثاپا انگلیون مین آپ کے تھا	قد دلچسپ چھوٹا اور موٹا

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا ان سے وہ خدا سے

حلیہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ

یہ تھا شکلِ سعید پاک کا ڈھنگ ۔ بکثرت مو بڑا قد گندمی رنگ

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا نسے وہ خدا سے

حلیہ ابو عُبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ عنہ

یہ حلیہ بو عبیدہ کا ہے لکھا ۔ بہت کم گوشت چہرہ آپکا تھا
نمایاں تھیں رگیں چہرے اونکے ۔ نہ تھے دو دانت اگلے گر گئے تھے
سبک لحیہ تھے سوئی فرق و لحیہ ۔ حنا و کتم سے رنگتے ہمیشہ
وہ کوزہ پشت دُبلے آدمی تھے ۔ درازی آشکار قد سے اونکے

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

حلیۂ معاویہ ابن ابو سفیان رضی اللہ عنہ

دراز ابن ابو سفیان کا قد تھا ۔ مہیب انکی تھی صورت رنگ گورا
عمر جب دیکھتے تھے انکا چہرہ ۔ تو کہتے تھے یہ کسری ہے عرب کا

امام احمد کے مسند مین ہے مروی
کراُنکے حق مین حضرت نے دعا کی

کہ قرآن و حساب اونکو سکھا دے
الٰہی قہر سے اپنے بچا دے

سنن مین لفظ ہے یہ ترمذی کا
کراسکو ہادی و مہدی خدایا

علی سے انکے نازیبا وغا تھی
علی حق پر تھے اور انکی خطا تھی

ولیکن سوءظن اُنسے نرکھے
کہ ہوتی ہے خطا انسان ہی سے

یہ کاتب وحی کے تھے اور صحابی
براکہنے مین ہے انکے خرابی

براکہتے ہین انکو بعض جاہل
سکھے اس وسے خاص انکے فضائل

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہو اونسے وہ خدا سے

شمائل علی بن حسین ملقب بہ زین العابدین رضی اللہ عنہ

شمائل ہین یہ زین العابدین کے
امام و مقتدائی اہل دین کے

کہ گندم گون تھا رنگ روئی انور
ذرا کوتاہ قد اور جسم لاغر

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہو اونسے وہ خدا سے

شمائل محمد باقر بن زین العابدین رضی اللہ عنہ

محمد ابن زین العابدین کا — یہ حلیہ ہی سیر والون نے لکھا
سڈول اعضا تھے رنگ گندمی تہی — عجب کچھ خوشنما صورت تھی اونکی

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

شمائل جعفر صادق بن محمد باقر رضی اللہ عنہ

وہی سب حلیہ جعفر سے ہے مرقوم — جو انکے باپ کا اوپر ہے مرقوم

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

شمائل موسی کاظم بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ

تھی اچھی موسیٰ کاظم کی صورت — نہایت سرخ و گندم گون تہی رنگت

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

حلیہ علی رضا ابن موسی کاظم رض

لکھا ہے حال مین اتنا علی کے — سیہ رنگ اور اعضا معتدل تھے

ہمیشہ تر زبان ہوں اس کی جاے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا ہے

حلیہ محمد جواد معروف بہ امام تقی بن علی رضا رض

محمد قرۃ العین علی کا
بدن تھا معتدل اور رنگ گورا

ہمیشہ تر زبان ہوں اس کی جاے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا ہے

حلیۂ امام علی ہادی معروف بہ امام علی نقی بن محمد جواد رض

لکھا ہے یہ علی ہادی کی نسبت
کہ ان حضرت کی گندم گون تھی رنگت

ہمیشہ تر زبان ہوں اس کی جاے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا ہے

حلیۂ امام حسن خالص معروف بہ حسن عسکری بن علی ہادی رض

حسن ابن علی تھے یوں دلآرا
تھے گندم گونی و حشمت کے ما بین

ہمیشہ تر زبان ہوں اس کی جاے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا ہے

حلیۂ محمد بن حسن خالص رضہ

نہایت خوبصورت تھے محمد — تھے لچھے بال انکے معتدل قد
رہا کرتے تھے موتا مناسب پاک — کشادہ تھی جبین انکی بڑی ناک
یہی شیعہ کے ہین مہدی موعود — بقول انکے ہین سرداب مین موجود
سنا ہے ان مین تھین اصل حقیقت — کہ اونکی ہوچکی دنیا سے رحلت

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

شمائل امام ہمام محمد بن عبد اللہ مہدی آخر زمان علیہ السلام

محمد مہدی آخر زمان کی — امام پیشوائی انس و جان کی
حدیثون سے ہین ثابت جو شمائل — سنو وہ گوش دل سے ہوکے مائل
کہ ہوگا چہرۂ پرنور حضرت — بعینہ اختر تابان کی صورت
بلندی آپکے قامت مین ہوگی — درازی بینی حضرت مین ہوگی
ہے ثابت گیہوان رنگ اونکا ہوگا — کشادہ تر جبین عالم آرا
مقوس ہونگی دونون اونکی ابرو — نہوگا اقتران اونمین سر مو
لکھا ہے آپکی آنکھون کی نسبت — کہ ہونگی سرمگین اور خوبصورت

گھنی داڑھی کے بال اور دندان روشن
مگر دانتون مین ہوگا بیگلا پن

عیان شانون پہ ہوگی اک علامت
نبی کی جیسی تھی مہر نبوت

کف پا مین مین تل ہوگا نمایان
زبانِ پاک مین لکنت فراوان

زبان کی بستگی سے تنگ آکر
وہ اپنا ہاتھہ مارینگے فخذ پر

جدائی زانوؤن مین خوب ہوگی
عجب شکل آپ کی محبوب ہوگی

بیان کرتے ہین مرفوعاً یہ حیدر
کہ مہدی ہونگے ہمنام پیمبر

مشابہ خلق و خصلت مین نبی سے
مغایر شکل و خلقت مین نبی سے

سلام اللہ کا اور اوسکی رحمت
رہے مہدی پہ نازل تا قیامت

حلیۂ امام عالیمقام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

ہوا ہے حال نعمان بن ثابت
کتابون سے سیر کے ایسا ثابت

کہ آپ اک آدمی تھے خوبصورت
میانہ قد طبیعت بالطافت

یہ خوش گفتار گویا ایک ہی تھے
بہت اچھے بڑے ہی متقی تھے

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

حلیۂ امام دار الہجرۃ مالک بن انس رض

امامِ اہلِ دین مالک کی صورت — بہت اچھی تھی اور ابیض تھی رنگت
کچھ ابیض رنگ میں زردی عیان تھی — تھیں ازرق آنکھیں اور قامت کلان تھی
بلندی بینیٔ والا میں پیدا — درازی ریشِ انور میں ہویدا
کمی بالون کی پیشِ سر نمایان — بدن میں فربہی قامت کے شایان
نفیس الطبع خوش پوشاک تھے آپ — بغایت قدردان تھے عطر کے آپ

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت میں داخل

حلیۂ امام ہمام محمد بن ادریس شافعی رض

سناؤن شافعی کے اب شمائل — قد انکا طول کی جانب تھا مائل
طویل القصب تھے آپ اور اسمر — ذرا کم گوشت تھا روئے منور
سبک رخسار تھے گردن بڑی تھی — بہت دلچسپ آواز آپ کی تھی
خضابِ سرخ تھا مطبوعِ خاطر — وقار و رعب تھا چہرے سے ظاہر
زبانِ خوش بیان اتنی بڑی تھی — نکلتی تو وہ بینی تک پہونچتی
بہت ذی عقل و خوش اخلاق تھے وہ — فصاحت میں تو گویا طاق تھے وہ

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت میں داخل

حلیۂ امام عالیمقام احمد بن حنبل رض

یہ حلیہ ہے سبیہے مصطفا کا	امام احمد جہان کے پیشوا کا
کہ گندم گون تھا رنگ جسم اطہر	درازی قد مین ظاہر تھی سراسر
حنا سے رکھتے تھے داڑہی کو رنگین	عیان و شہرت سے تھی اک شان تمکین

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

حلیۂ امام الائمہ ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری جامع صحیح رضی اللہ عنہ

محمد ابن اسمعیل ذیجاہ	نہ قامت رکھتے تھے لنبے نہ کوتاہ
تن اقدس مین ظاہر تھی نحافت	طلب مین علم کے کرتے تھے محنت
سدا بی نانخورش کہاتے رہے نان	نہ سمجہا سعی دین مین جان کو جان
کبھی غیبت نہ کی اصلا کسی کی سالہا	کہا جسنے گرفت اسپر نہو گی

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

حلیۂ شیخ الاسلام والمسلمین احمد بن عبد الحلیم تقی الدین ابن تیمیہ رض

سیانہ قامت ابن تیمیہ تھے — بہم تھے منفصل کتفین انکے
سپید تھے بال داڑھی اور سر کے — بریدہ موی سر کو اپنے رکھتے
لکھا ہے انکی آنکھوں کی صفت مین — کہ گویا تھین زبانین انکی آنکھین
بلند آواز تھے اور افصح الناس — گروہ تھے شغل دین مین انکے انفاس
سخی تھے باحمیت تھے جری تھے — سراپا خیر تھے شر سے بری تھے

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

شمائل رأس المتبعین رئیس المحدثین نواب محمد سید صدیق حسن خان صاحب بہادر

رفع اللہ شانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ

شمائل ہین یہ ممدوح زمن کے — پناہ شرع صدیق الحسن کے
میانہ قد ہے گندم گون ہے رنگت — مگر ہے گندمی رنگت مین حمرت
ہین سہل العارضین اور اکحل العین — بڑی آنکھین وہ رخ کی باعث زین
نظر نیچی رہا کرتی ہے اکثر — اسے کہتے ہین شرم اللہ اکبر
بروت اونکی سبک لیکن مرتب — ہے ہلکی داڑھی مہندی سے مخضب
بلندی بینی والا مین پیدا — ہے پیشانی کشادہ اور مصفا

حلیۂ امام عالیمقام احمد بن حنبل رض

یہ حلیہ ہے سبھی مصطفا کا
کہ گندم گون تھا رنگ جسم اطہر
حنا سے رکھتے تھے داڑہی کو رنگین

امام احمد جہان کے پیشوا کا
درازی قد مین ظاہر تھی سراسر
عیان بشرے سے تھی اک شان تمکین

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

حلیۂ امام الائمہ ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری جامع صحیح رضی اللہ عنہ

محمد ابن اسمعیل ذیجاہ
تن اقدس مین ظاہر تھی نحافت
سدا بی نانخورش کہاتے رہے نان
کبھی غیبت نہ کی اصلا کسی کی

نہ قامت رکھتے تھے لنبے نہ کوتاہ
طلب مین علم کے کرتے تھے محنت
نہ سمجھا سعی دین مین جان کو جان
کہا تجھے گرفت اسپر نہو گی

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

حلیۂ شیخ الاسلام و المسلمین احمد بن عبد الحلیم تقی الدین ابن تیمیہ رض

میانہ قامت ابن تیمیہ تھے
بہم تھے منفصل کتفین انکے

سپید تھے بال داڑہی اور سر کے
بریدہ موی سر کو اپنے رکھتے

لکھا ہے انکی آنکھون کی صفت مین
کہ گویا تھین زبانین انکی آنکھین

بلند آواز تھے اور افصح الناس
گرو تھے شغل دین مین انکے انفاس

سخی تھے باحمیت تھے جری تھے
سراپا خیر تھے شر سے بری تھے

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

شمائل رأس المتبعین رئیس المحدثین نواب محمد سید صدیق حسن خان صاحب بہادر

رفع اللہ شانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ

شمائل مین یہ ممدوح زمن کے
پناہ شرع صدیق الحسن کے

میانہ قد ہے گندم گون ہی رنگت
مگر ہے گندمی رنگت مین حمرت

ہین سہل العارضین اور اکحل العین
بڑی آنکھین وہ رخ کی باعث زین

نظر نیچی رہا کرتی ہے اکثر
اسے کہتے ہین شرم اللہ اکبر

بروت اونکی بسک لیکن مزیب
ہی ہلکی داڑہی مہندی سے مخضب

بلندی بینی کی اولا مین پیدا
ہی پیشانی کشادہ اور مصفا

کشادہ سینہ باقی جملہ اعضا
توسط سے مناسب قد کے زیبا

لکھوں کیا آپکے ذاتی فضائل
بنام ایزد ہر اک خوبی ہے حاصل

یہ رتبہ اور پھر اخلاق ایسے
غریبوں میں نہیں سردار کیسے

نئی یہ بات ہے سارے جہان سے
کبھی گالی نہیں نکلی زبان سے

گزند ادنی نہ پہونچا کسیکو
کبھی مارا نہیں اصلا کسیکو

نگاہ لطف ہے چھوٹے بڑے پر
عدو سے درگزر موقع پڑے پر

ہے اہل علم سے الفت زیادہ
غریبوں سے اونھیں نسبت زیادہ

بفیروزی رہیں یارب سلامت
ہو انکے دم سے خوب احیاء سنت

جمیل اب ہوچکا جلیونکا اتمام
دعا کے مانگنے میں کیا ہے ابرام

خلوص دل سے دونوں ہاتھ اوٹھا کر
یہ کہہ الحاح سے آنسو بہا کر

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

کہ ای میرے خداوند توانا
سمیع و قادر و قیوم و دانا

کیے ہیں تو نے جتنے مجھپر احسان
ادا ہو شکر اونکا کیا ہے امکان

بنایا مجھکو اور مومن بنایا
طریقہ اہل سنت کا بتایا

رکھا شرک اور بدعت سے مجھے دور
ہدایت سے کیا دل میرا معمور

عطا کی تندرستی اور صحت
دیا رزق اور وہ بھی با فراغت

جو مانگا تجھ سے جب مینے وہ پایا
کبھی پھر کر نہ خالی ہاتھ آیا

کرم تونے کیا سرکش رہا مین
بلایا تونے اور بھاگا پھرا مین

عطا کی تونے اور مینے خطا کی
خطا کی مینے اور تونے عطا کی

خطائین اتنی کین گو مینے یارب
کہ ہین ارض و سما جن سے لبالب

مگر تونے لیا مجھ سے نہ بدلا
تری رحمت کا رخ دم بھر نہ بدلا

کبھی دل سے نہ مینے بندگی کی
اکارت اپنی ساری زندگی کی

پھر اسپر بھی وہی تیرا کرم ہے
وہی شفقت وہی لطفِ اتم ہے

اب اتنی بات کا ہون اور محتاج
کہ جیسی رکھی دنیا مین مری لاج

یونہین عقبی مین رکھنا میری عزت
نہ دینا مجھکو ہمچشمون مین ذلت

عذابِ قبر سے یارب بچانا
نہ مجھکو کندۂ دوزخ بنانا

یہ مانا انتہا کا ہون گنہگار
عقوبت کا سراسر ہون سزاوار

مگر یہ تو بتا بندہ ہون کس کا
مین کہلاتا ہون کسکا نام لیوا

اگر مجھ روسیہ کو بخشدیگا
کرم کچھ کم نہو جائیگا تیرا

الٰہی دے مجھے اپنی محبت
اوٹھا لے دل سے دنیا کی محبت

رکھون الفت شفیعِ انس و جان سے
سوا بیٹے سے بڑھکر باپ مان سے

اوٹھین چاہون مین ہر انسان سے بڑھکر
الٰہی اپنی پیاری جان سے بڑھکر

اونھین کی راہ پر مجھکو چلا تا ہے دنیا کی فقط اتنی تمنا	اسی پر بار نار کھتا چلا تا کہ مجھکو عافیت کے ساتھہ کھتا

کرم سے اپنے یارب بخشدیجیو
مرے مان باپ او سب مومنونکو

خاتمہ الطبع رخیہ برالانعت جامع محاسن الالتعت سید جلیل احمد سہسوانی غفرلہ الصمد

الحمد للہ والمنۃ کہ ان ایام میمنت انجام مین یہ نظم دلاویز و مسرت انگیز جامع سراپا ے برگزیدہ سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل التحیات والصلوۃ وحاوی شمائل پسندیدہ انبیاء و مرسلین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین و اصحاب محبوب رب العالمین واہل بیت مقبولین وائمہ مجتہدین و محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین رخیہ کلک عزیز مصر خوش بیانی عزیزی سید جمیل احمد سہسوانی حسب فرمان واجب الاذعان امیر ملک اقبال والا جاہ کشور اجلال حامی السنۃ قامع البدعۃ رئیس المحدثین راس المتبعین سیدنا نواب سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر رفع اللہ شانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ مطبع لاثانی شاہجہانی دار الاقبال ریاست بھوپال مین بکتابت مقبول دارین منشی محمد احمد حسین صفی پوری وباہتمام کارآگاہ حافظ کرامت اللہ سلمہا اللہ تعالی طبع ہوکر راحت قلوب مشتاقین و نضارت عیون منتظرین ہوئی خداوند کریم اسکے مولف کو دارین

بہرہ مندی اور ناظرین وسامعین کو ارجمندی نصیب فرماوی آمین

قطعہ تاریخ منہ مرحوم

چھپے یہ حلیے بزرگان دین کے لاثانی	بجا ہے گر کہون انکو حدائق انظار
جلیل طبع کی تاریخ تم ادب کے ساتھہ	کہو شمائل ابرار وسید الابرار
	۱۳۰۷ھ

قطعہ تاریخ از سید علی اعظم ربط سلمہ اللہ تعالی تلمیذ مولف

واللہ بے نظیر رقم کرد حلیہا	با فرط ذوق وشوق جمیل سخن شعار
ربط حقیر مصرع تاریخ طبع گفت	لب لباب حلیۂ خاصان کردگار
	۱۳۰۷ھ

قطعہ تاریخ از منشی قادر علی صاحب قادر سلمہ اللہ تعالی

خوش نامۂ نفیس رقم زد جمیل ما	کز جان ودل بخوبی او خلق مائل است
قادر ز ہاتف از پی تاریخ طبع آن	بشنید لاجواب کتاب شمائل است
	۱۳۰۷ھ

قطعہ تاریخ از حقیر محمد احمد حسین احمد صفی پوری کاتب این منظوم غفر لہ

خوب لکھے جمیل نے حلیے	جسپہ مفتون ہر ایک کا دل ہے
لکھو تاریخ طبع ای احمد	مخزن جوہر شمائل ہے
	۱۳۰۷ھ

قطعهٔ تاریخ از خاکسار عبد اللّٰہ خان متقبل متوطن تونک متوسل ریاست بهوپال

ایکه میخواهی که یابی ره بخلد ‏ ‏ ایکه او را نشئهٔ دین در سرست
ایکه میخواهی که باشی در جنان ‏ ‏ ایکه او خواهان جام کوثرست
خیز و با من اندکی همپای باش ‏ ‏ ایکه بخت یار و خضرت رهبرست
تا برم راهت سوی درگاه شاه ‏ ‏ آنکه او را چرخ کمتر چاکرست
هان ندانی کیست آن فرخنده فر ‏ ‏ آنکه او از گفته ام بالاترست
میر صدیق الحسن کز رای او ‏ ‏ ماه با خورشید خاور همسرست
آنکه از بهر بهای دین و داد ‏ ‏ بازوی بخت جوانش همسرست
حلیهٔ سید نثار دوز در قسم ‏ ‏ دیدن حق را کتابش رهبرست
من ز آنی خوانده باشی در حدیث ‏ ‏ رفع شک کن این مقام باورست
نظم کردش شاعر جادو بیان ‏ ‏ آنکه مثل نام خود نام آورست
خلق او همرنگ داغ آمد جمیل ‏ ‏ خوش سخن خوش فکر هم خوش منظرست
فکر کردم از پی تاریخ و نام ‏ ‏ گفت با من هاتفی کو مهبرست
دور کن تشویش وای متقبل نگار ‏ ‏ نام و سالش (حلیهٔ پیغمبر) ست
۱۳۰۲ھ

قطعهٔ تاریخ از نتیجهٔ افکار منشی محمود علی صاحب منصرم منشی و بکاری علیهٔ معظمه دام اقبالها

تاریخ جمیل و خوشا طبع نکته پرور او	غریب نامه در ایام چند انشا کرد
بشوق و ذوق پی سال طبع او مضطر	دلم (شمائل خاطر پسند) انشا کرد
	۱۳۰۷ ھ

قطعات تاریخ سراپای اکرم صلعم از نتیجهٔ فکر قاضی سید نور الحسن صاحب ہاشمی صفی پوری سلمہٗ

حلیهٔ خاص جمیل احمد	جلوه سر داده بصد جاه و جلال
آن سخنور که بمعنی طلبان	داد چندانکه نگنجد به سوال
آن هنرور که احادیث صحاح	نظم فرمود بصد استعجال
بر ورق آینهٔ نور آله	جلوهٔ حسن رسول متعال
ہاشمی گفت در تاریخش	حلیهٔ فخر رسل اوج جمال
	۱۳۰۷ ہجری

تاریخ دوم منه

گشت مشکور جهان سعی جمیل	نور یزدانست دلیل احمد
کس ندانست و نه بشناخت کسی	جز خدا قدر جلیل احمد
حلیه اش آینهٔ طلعت اوست	گرچه کس نیست عدیل احمد
ہاشمی مصرع تاریخ بخواند	نظم صافی جمیل احمد
	۱۳۰۷ ہجری

تاریخ سوم منه

از جمیل احمد سراپای رسول ــ ریخت طرح نظم چون گل در بہار
نیست پابند خیال شاعران ــ ہست ز اخبار صحیحہ یادگار
معنی تازہ ز ہر لفظش عیان ــ چون ز گیسوی پریشان روی یار
ہاشمی بیساختہ تاریخ گفت ــ حلیۂ حسن خدا داد آشکار
ہجری ۱۳۲۲

تاریخ چہارم منه

سراپای جمیل ہاشمی بین ــ بود خورشید عالمتاب معنی
جمیل احمد بشنگرفی رقم گشت ــ دمیدہ لالۂ شاداب معنی
گہرہای حدیث مصطفی سفت ــ کہ ہر شعرش دُر نایاب معنی
کتابی مستطابی لاجوابی ــ کہ ہر لفظش بود القاب معنی
بگفتم ہاشمی تاریخ ہجری ــ انیس خاطر ارباب معنی
ہجری ۱۳۲۲

تاریخ پنجم منه

جمیل سوانی نظم فرمود ــ احادیث ثناہای محمد
سراپای محمد جلوہ گر شد ــ بیا بنگر تماشای محمد
بگوید آفرین ناز آفرین ہم ــ برین حسن دل آرائی محمد
سروش ہاشمی تاریخ خوش گفت ــ مزین این سراپائی محمد
ہجری ۱۳۲۲